محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی

امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

امیر المومنین، امام المتقین، سفیر بیت رضوان، جامع وناشر قرآن، شہید درحال تلاوتِ قرآن، ذوالنورین' داماد سید الکونین، زوج دو ہمشیرگان فاطمہؓ وخالوئے حسنین، خلیفہ ثالث وراشد وعادل وبرحق، سیدنا ومولانا ابو عامر، ابوعبداللہ عثمان بن عفان قریشی اموی ہاشمی سلام اللہ ورضوانہ علیہ کا نام لیں تو آنکھوں کے سامنے ایک نہایت ہی کریم النفس شخصیت کا تصور ابھرآتا ہے۔ اگرچہ آپ تجارت کی وجہ سے قریش میں سب سے زیادہ مالدار تھے لیکن مالداروں کی کمزوریاں، تکبر، غرور، نخوت خود پسندی، جبرواستحصال ان کے پاس بھی نہ بھٹکی تھیں۔ وہ بہت ہی منکسر المزاج، متواضع اور خوش اخلاق تھے۔ سختی اور گستاخی سے پیش آنے والوں کے ساتھ بھی نرمی کا سلوک روا رکھتے تھے۔ امام مظلوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ صحیح معنوں میں غنی تھے' مال سے محبت کبھی نہ کی تھی بلکہ نہایت فیاضی سے اللہ کی راہ میں اپنی دولت خرچ کرتے رہے۔ اپنے ذاتی خرچ کے لیے بیت المال سے کبھی ایک پیسہ بھی نہ لیا۔ امام مظلوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حلم اور اخلاق کا مجسم نمونہ اور نہایت حلیم مزاج تھے۔ انتہائی سخت موقعوں پر بھی اشتعال میں نہ آتے اور نہ ہی کسی غیض وغضب کا اظہار کرتے۔ صبر واستقامت کا مادہ قدرت نے انہیں بے حد وبے حساب ودیعت کیا تھا۔ مصائب پر بڑی استقامت کے ساتھ صبر کرتے اور ہر مصیبت کو خوشی کے ساتھ جھیلتے۔ کشت وخون کو سخت ناپسند کرتے۔ انتہا یہ ہے کہ خود شہید ہوگئے مگر یہ گوارا نہ کیا کہ اپنی ذات کے لیے تلوار میان سے نکالی جائے۔ سید المرسلین ﷺ کی محبت رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی۔ سنت نبوی ﷺ کی سختی سے پیروی کرتے اور ہر موقع پر فرماتے کہ میں نے رحمت عالم ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے باوجود یہ کہ آپ کو سید الکونین ﷺ نے اس دنیا میں بہشت کی خوشخبری سنا دی تھی مگر ہمیشہ اللہ کے خوف سے لرزاں اور ترساں رہتے۔ آپ نے دشمنان دین وملت کے تشدد کا مقابلہ دلائل و براہین اور صبر واستقامت کے ساتھ کیا۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دین وملت کے مفاد کے لیے جو مدبرانہ موقف اختیار کیا اس سے آخری دم تک ذرہ برابر بھی اِدھر اُدھر نہ ہوئے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں حضرت امام مظلوم کو صرف اوباش قبائل اور اہل فتن کی ایک پارٹی نے قتل کیا۔ امام مظلوم خلیفۃ المسلمین کے خون کے قطرے کتاب حق کی اس آیت پر گرے فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ العليم اللہ کریم ان سے تیرا بدلہ لے گا۔ وہ بڑا سننے والا، باخبر ہے۔

سرورِ کونین ﷺ کے دامادِ عزیز اور خلیفہ برحق، اتحاد و استحکام اسلامی کے علمبردار، ملت اسلامیہ کے امیر المومنین دنیائے اسلام کے شفیق و رحم دل حاکم کی لاش مبارک تین دن تک بے گور و کفن پڑی رہی۔ کیونکہ سبائیوں نے انہیں دفنانے کی اجازت نہ دی۔ آخر تیسرے روز صبر و ایثار اور حلم و بردباری کے اس بے مثال مجسمے کو چند مسلمانوں نے خون آلود کپڑوں میں رات کے اندھیرے میں خفیہ طور پر سپرد خاک کر دیا۔ یہ انسانیت سوز رویہ سبائیوں نے اس محسن ملت کی لاش سے روا رکھا جو دشمنوں سے مقابلے کے وقت مسلمانوں کے بے سر و سامان لشکروں کو اسلحہ، گھوڑے، اونٹ، ہر قسم کے ہتھیار اپنی جیب سے مہیا کرتا تھا۔ تاریخ گواہ ہے' امیر المومنین بے بس تھے نہ بے اختیار۔ انہوں نے عقائد باطلہ، تشدد اور سازش کا مقابلہ دلیل روشن سے کیا اور باوجود قدرت رکھنے' اختیار و اقتدار حاصل ہونے کے' انہوں نے تشدد و لاقانونیت کا مقابلہ جبر و تشدد سے کرنے سے انکار کر دیا اور کہا تو صرف یہ کہ کسی سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بلوائی نے شہادت کے وقت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عصاء لے کر اس کو اپنے گھٹنے سے توڑ ڈالا۔ جس سے اس بلوائی کی پوری ٹانگ گل گئی۔ یزید بن حبیب سے مروی ہے کہ جو لوگ حضرت عثمان پر چڑھائی کرنے گئے تھے' ان میں سے اکثر پاگل ہو کر مرے۔ واقف اسرار نبوی یعنی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ جب بلوائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چلے تو لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ بلوائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے ہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''بخدا! یہ لوگ ان کو شہید کر دیں گے۔'' لوگوں نے پوچھا ''شہید ہونے کے بعد کیا ہوگا؟'' آپ نے فرمایا بخدا! عثمان جنت الفردوس میں جائیں گے اور ان کے قاتلین کے لیے دوزخ ہے اور جس سے کسی طور پر ان کو چھٹکارا نہیں ملے گا۔''

جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ' سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''بر فلکِ عدل ، مہر و ماہ ہست غنی — شاہ است غنی ، بادشاہ است غنی
چوں جامع مصحفِ الہٰ است غنی — دین است غنی ، دین پناہ است غنی
ہم زلفِ علی و خالوئے حسنین — فردوس دل و خلد ، نگاہ است غنی
صدیق و عمر بہر دیں سقف و عماد — باب است علی ، شہر پناہ است غنی

سرداد نہ داد دست در دست یہود
حقا کہ نشانِ لا الہٰ است غنی''